# نماز میں قولی و فعلی ممانعتوں کا حدیثی، موضوعی و تحقیقی مطالعہ

# A Thematic, Hadith-Based and Analytical Study of Verbal and Physical Prohibitions in Prayer


| 1. Saeed Ahmed | 2. Dr.Majid Rashid |
|---|---|
| MS Scholar, Dept. of Islamic Studies ,Khwaja Fareed University of Engineering & Information Technology (KFUEIT), Rahim Yar Khan | Assistant Professor, (Islamic Studies) Khwaja Fareed University of Engineering & Information Technology (KFUEIT), Rahim Yar Khan |
| **Email:**saeedsamo001@gmail.com | **Email:**majid.rashid@kfueit.edu.pk |



**To cite this article:**

1.Saeed Ahmed , 2. Dr.Majid Rashid .
, July – Dec Vol.5 Issue .2 ( 2024) English
Al-Bahis Journal of Islamic Sciences Research, 6(2),31-41 Retrieved from https://brjisr.com/index.php/brjisr/article/view/14

Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)

OPEN ACCESS

# نماز میں قولی و فعلی ممانعتوں کا حدیثی، موضوعی و تحقیقی مطالعہ

# A Thematic, Hadith-Based and Analytical Study of Verbal and Physical Prohibitions in Prayer


## Abstract

This research paper investigates the Prophetic teachings concerning acts prohibited during Salah (Islamic prayer) through a thematic, hadith-based, and analytical approach. Drawing upon approximately 130 marfūʿ traditions employing prohibitive expressions (ṣīghah al-nahy and lā tafʿal), the study explores the Legal , Ethical , and Spiritual and spiritual wisdom embedded in these prohibitions. The Prophet Muhammad ﷺ not only taught the forms and timings of prayer but also established boundaries that ensure its spiritual purity and inner concentration. By examining both verbal and physical prohibitions and analyzing them in light of the Quran , authentic hadith, and juristic interpretation, this article demonstrates how these restrictions serve to perfect humility (khushūʿ) and discipline (adab) within worship. The research concludes that the Prophetic prohibitions are not mere restrictions but divine frameworks safeguarding the sanctity, focus, and transformative essence of prayer.



## Keywords

Salah, Prohibitions, Prophetic Teachings, Hadith, Fiqh, Humility, Spiritual Discipline, Worship

## کلیدی الفاظ

نماز، ممانعتیں، فرموداتِ رسول ﷺ، حدیث، فقہی احکام، خشوع و خضوع، عبادت، روحانیت


## تمہید

اسلام ایک کامل اور جامع نظامِ حیات ہے، کہ جس میں انسانی حیات پر مشتمل ہر ایک پہلوؤں پر بہترین رہنما اصول موجود ہیں۔ عبادات اس کامل و اکمل نظامِ حیات کا اعلیٰ درجے میں بنیادی اور نمایاں ستون ہیں جن کے اللہ کے ساتھ تعلق، دین کی پابندی اور عبادت کی عکاسی کرتا ہے۔ ان عبادات میں نماز کو اہم مقام حاصل ہے، اس لیے کہ یہ ایمان اور عمل، جسم اور روح، دنیا اور آخرت کے درمیان توازن کی علامت ہے۔ قرآن پاک میں بیان ہوا ہے، قرآنِ مجید میں فرمایا گیا:

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي[1] نماز قائم کرو تاکہ تمہیں میری یاد نصیب ہو۔

یہ آیت نہ صرف نماز کی فرضیت بلکہ اس کے باطنی مقصد یعنی یادِ الٰہی کو واضح کرتی ہے۔ نماز کا اصل مقصود قربِ الٰہی، خشوع و خضوع اور روحانی صفائی ہے۔ لہٰذا ہر وہ چیز جو اس روحانی تسلسل میں رکاوٹی عنصر بنے، شریعت نے اس عنصر سے روک دیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے جہاں نماز کے ارکان و شرائط بیان کیے، وہیں بعض افعال، اقوال اور حرکات سے ممانعت فرمائی تاکہ عبادت کا اصل جوہر و مقصد قائم رہے۔ ان ممانعتوں کو محض "منع کردہ حرکات" سمجھنا درست نہیں، بلکہ یہ تربیتی و اخلاقی اصول ہیں جو نماز کو کامل اور بامقصد بناتے ہیں۔

## نماز میں عام گفتگو کی ممانعت

عن ابن مسعود رضي الله عنه قال: كنا نسلم على النبي ﷺ في الصلاة فيرد علينا ، فلما رجعنا من عند النجاشي سلّمت عليه فلم يرد علي ، فقال: ان في الصلاة شغلا[2]

عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ نماز میں نبی ﷺ کو سلام کرتے تو آپ جواب دیتے تھے، ہم جب حبشہ سے رجوع کیا اور میں نے سلام کیا تو آپ نے جواب نہ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نماز میں مشغولیت ہوتی ہے۔

یہ فرمان بتاتا ہے کہ نماز میں دنیاوی گفتگو یا انسانی ردّ و کلام کی اجازت نہیں۔ ابتدا میں صحابہ کرام سلام کرتے اور جواب دیا جاتا تھا، مگر بعد میں وحی کے ذریعے ممانعت نازل ہوئی۔ گویا نماز میں زبان صرف ذکر، تلاوت یا دُعا کے لیے ہے۔

**موضوعی پہلو:** یہ ممانعت دراصل نماز کی روحانی یکسوئی کے تحفظ کے لیے ہے۔ اگر گفتگو روا رکھی جائے تو نماز کی خشوع و خضوع کی فضا ختم ہو جائے گی۔

**فقہی استدلال:** ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ نماز میں عمداً گفتگو کرنا نماز کو باطل کر دیتا ہے۔

## سلام کے جواب کی ممانعت

عن زيد بن أرقم رضي الله عنه قال : كان احدنا يكلم صاحبه في الصلاة ، فنزلت : ﴿ وقوموا لله قانتين ﴾ (البقرة: 238) فأُمرنا بِالسكوت ونهينا عن الْكلام ۔[3]

زید بن ارقم ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نماز میں اپنے ساتھی سے گفتگو کر لیا کرتے تھے، پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ: اور اللہ کے لیے ادب و خاموشی کے ساتھ کھڑے رہا کرو، تب ہمیں بھی خاموشی کا حکم اور گفتگو سے باز رہنے کا کہا گیا۔

یہ آیت نماز میں سکون و سکوت کے حکم کی بنیاد بنی۔ اب نماز میں کسی کو سلام کہنا یا جواب دینا ناجائز ہے۔

## روحانی حکمت

---

1. القرآن20 :1

AL-QURAN 20 : 1

2 صحیح البخاری، کتاب العمل في الصلاة، حدیث: 1199؛ صحیح مسلم، حدیث 53814

Sahih al-Bukhari, Book: Actions During Prayer, Hadith: 1199; Sahih Muslim, Hadith: 538

3 صحیح البخاری، کتاب العمل في الصلاة، حدیث: 1200، صحیح مسلم، حدیث 539

Sahih al-Bukhari, Book: Actions During Prayer, Hadith: 1200; Sahih Muslim, Hadith 539

اللہ کے حضور ادب و خاموشی بندگی کی علامت ہے۔ گفتگو میں نفس کی حرکت ہے جبکہ سکوت میں روح کا انکسار۔

نماز میں شعر یا دنیاوی باتوں کا ذکر ممنوع

عَنْ أَبي قتادة رضي الله عنه أن النبيّ ﷺ قال إن هذه الصلاة لَا يصلح فيها شيء من كَلَام الناس ، إنما هي التسبيح والتكْبير وقراءة القران[4] ، حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس نماز میں لوگوں کی باتوں کی گنجائش نہیں ہے، اس میں صرف تسبیح، تکبیر، اور قرآن کریم کی تلاوت کی گنجائش ہے۔

تجزیہ: یہ اصولی حدیث نماز کی قولی ممانعتوں کی اساس ہے۔ اس میں واضح طور پر یہ کہا گیا ہے کہ نماز صرف ذکرِ الٰہی کے لیے مخصوص ہے، دنیوی باتیں نماز کو باطل کر دیتی ہیں۔

**فقہی پہلو:** اس میں ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ نماز میں دنیوی گفتگو خواہ چھوٹے جملے پر مشتمل ہو، نماز کو توڑ دیتی ہے۔

### نماز میں ہنسنے یا قہقہہ لگانے کی ممانعت

عن جابر رضي الله عنه ان النبي ﷺ قال : اذا ضحك احدكم في الصلاة فليعد الصلاة[5]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز میں ہنس دے تو نماز کو دوبارہ پڑھے۔

قہقہہ نماز کی وقار و خشوع کے خلاف ہے۔ یہ ممانعت دراصل نماز کی روحانی سنجیدگی اور وقار کی حفاظت کے لیے ہے۔

**فقہی استنباط:** حنفی فقہ کے مطابق نماز میں قہقہہ لگانے سے نہ صرف نماز بلکہ وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے، کیونکہ یہ بے ادبی کی انتہائی صورت ہے۔

### نماز میں اونچی آواز میں ہنسنا یا رونا ممنوع

عن عائشة رضي الله عنها قالت : سمعت رسول اللهِ ﷺ يقول : إن الْبكَاء الْمرفوع الصوت في الصلَاة يذْهب الْخشوع[6]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز میں اونچی آواز سے رونا خشوع کو ختم کر دیتا ہے۔

تشریح: رونا اگر خشیتِ الٰہی سے ہو تو افضل ہے، مگر آواز بلند کرنا نماز کی سکونت کے منافی ہے۔

### نماز میں غیر متعلق کلمات ادا کرنے کی ممانعت

عن عبد الله بن الشخير رضي الله عنه قال : صليت مَعَ رسول الله ﷺ، فكان في صدره أَزيز كَأَزيز الْمرْجل من الْبكاء [7]

---

4۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، حدیث 537

SAHIH MUSLIM, KITAB AL-MUSAJID, HADITH 537

5. سنن الدارقطني، حدیث: 1234؛ البيهقي، السنن الكبرى، 248/2

Sunan al-Daraqutni, Hadith: 1234; Al-Bayhaqi, Al-Sunan al-Kubra, Vol. 2, p. 248

6. المعجم الاوسط للطبراني، 112/4

Al-Mu‘jam al-Awsat by al-Tabarani, Vol. 4, p112

7. سنن أبي داود، حدیث 904

Sunan Abu Dawud, Hadith 904

تجزیہ: یہ فرمان ہمیں بتاتا ہے کہ نبی ﷺ کی نماز میں کلمات نہیں بلکہ دل کی کیفیت بولتی تھی۔ آپ ﷺ خشیت میں گم ہوتے مگر الفاظ نہیں بولتے۔ تو واضح ہوا کہ صلاۃ میں غیر مشروع کلمات یا بے اختیار الفاظ زبان پر لانا درست نہیں۔

ان تمام قولی ممانعتوں کا مقصود نماز کے وقار، خشوع اور یکسوئی کو محفوظ رکھنا ہے۔ زبان کی ہر غیر مشروع حرکت دل کی توجہ کو بکھیر دیتی ہے۔ نبی ﷺ نے نماز کو "قربِ الٰہی کا مقامِ مکالمہ" گردانا ہے، اس لیے اس میں غیر ضروری کلام، سلام، ہنسی، آہ وزاری یا شکایت سب ممنوع قرار دیے گئے۔

**روحانی اثرات:** بندہ زبان سے خاموش مگر دل سے اللہ سے ہمکلام ہوتا ہے۔

سکوت عبادت کا جمال اور خشوع کا زینت بنتا ہے۔

ممانعتیں دراصل تربیتِ نفس کا ذریعہ ہیں تاکہ بندہ اپنی زبان اور دل دونوں کو اللہ کی رضا میں وقف کردے۔

نماز اسلام کا وہ عظیم فریضہ ہے جو بندے کو خالق کے قرب اور روحانی طہارت سے ہمکنار رکھتا ہے۔ اسی تعبد کی ادائیگی کے دوران زبان کا سکوت اور دل کی حضوری کا خشوع و خضوع کے لازمی اجزاء میں شمار ہوتا ہے، نبی کریم ﷺ نے نماز کے دوران بعض قولی افعال سے منع فرمایا تاکہ نماز اپنی اصل روح کے ساتھ باقی رہے۔ ارشاداتِ نبوی ﷺ میں ان ممانعتوں کا بیان، نہ صرف ظاہری آداب کی اصلاح کرتا ہے، بلکہ باطنی توجہ، دلی اخلاص اور تعلق مع اللہ کو نہایت قوی کرتا ہے۔

## نماز میں عام گفتگو کی ممانعت

عن ابن مسعود رضي الله عنه قال: كنا نسلم على النبي ﷺ في الصلاة فيرد علينا ، فلما رجعنا من عند النجاشي سلّمت عليه فلم يرُد علي ، فقال: ان في الصلاة شغلا (8)

عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ نماز میں نبی ﷺ کو سلام کرتے تو آپ جواب دیتے تھے، ہم جب حبشہ سے رجوع کیا اور میں نے سلام کیا تو آپ نے جواب نہ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نماز میں مشغولیت ہوتی ہے۔

یہ فرمان بتاتا ہے کہ نماز میں دنیاوی گفتگو یا انسانی ردّ و کلام کی اجازت نہیں۔ ابتدا میں صحابہ کرام سلام کرتے اور جواب دیا جاتا تھا، مگر بعد میں وحی کے ذریعے ممانعت نازل ہوئی۔ گویا نماز میں زبان صرف ذکر، تلاوت یا دُعا کے لیے ہے۔

**موضوعی پہلو:** یہ ممانعت دراصل نماز کی روحانی یکسوئی کے تحفظ کے لیے ہے۔ اگر گفتگو روا رکھی جائے تو نماز کی خشوع و خضوع کی فضا ختم ہو جائے گی۔

**فقہی استدلال:** ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ نماز میں عمداً گفتگو کرنا نماز کو باطل کر دیتا ہے۔

## 2۔ سلام کے جواب کی ممانعت

عن زيد بن ارقم رضي الله عنه قال : كان احدنا يكلم صاحبه في الصلاة ، فنزلت : ﴿ وقوموا للّه قانتين ﴾ (البقرة: 238) فامرنا بِالسكوت ونهينا عن الكلام ۔(9)

8. صحیح البخاری، کتاب العمل في الصلاۃ، حدیث: 1199؛ صحیح مسلم، حدیث 538

Sahih al-Bukhari, Book: Actions During Prayer, Hadith: 1199;Sahih Muslim, Hadith 538

9 . صحیح البخاری، کتاب العمل في الصلاۃ، حدیث: 1200؛ صحیح مسلم، حدیث 539

زید بن ارقم ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نماز میں اپنے ساتھی سے گفتگو کر لیا کرتے تھے، پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ: اور اللہ کے لیے ادب و خاموشی کے ساتھ کھڑے رہا کرو، تب ہمیں بھی خاموشی کا حکم اور گفتگو سے باز رہنے کا کہا گیا۔

یہ آیت نماز میں سکون و سکوت کے حکم کی بنیاد بنی۔ اب نماز میں کسی کو سلام کہنا یا جواب دینا ناجائز ہے۔

**روحانی حکمت:** اللہ کے حضور ادب و خاموشی بندگی کی علامت ہے۔ گفتگو میں نفس کی حرکت ہے جبکہ سکوت میں روح کا انکسار۔

## نماز میں شعر یا دنیاوی باتوں کا ذکر ممنوع

عن أبي قتادة رضي الله عنه ان النبي ﷺ قال ان هذه الصلاة لا يصلح فيها شيء من كلام الناس ، إنما هي التسبيح والتكبير وقراءة القرآن [10]

حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس نماز میں لوگوں کی باتوں کی گنجائش نہیں ہے، اس میں صرف تسبیح، تکبیر، اور قرآن کریم کی تلاوت کی گنجائش ہے۔

تجزیہ: یہ اصولی حدیث نماز کی قولی ممانعتوں کی اساس ہے۔ اس میں واضح طور پر یہ کہا گیا ہے کہ نماز صرف ذکرِ الٰہی کے لیے مخصوص ہے، دنیوی باتیں نماز کو باطل کر دیتی ہیں۔

**فقہی پہلو:** اس میں ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ نماز میں دنیوی گفتگو خواہ چھوٹے جملے پر مشتمل ہو، نماز کو توڑ دیتی ہے۔

**نماز میں ہنسنے یا قہقہہ لگانے کی ممانعت**

عن جابر رضي الله عنه أن النبي ﷺ قال : اذا ضحك أحدكم في الصلاة فليعد الصلاة[11]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز میں ہنس دے تو نماز کو دوبارہ پڑھے۔

قہقہہ نماز کی وقار و خشوع کے خلاف ہے۔ یہ ممانعت دراصل نماز کی روحانی سنجیدگی اور وقار کی حفاظت کے لیے ہے۔

**فقہی استنباط:** حنفی فقہ کے مطابق نماز میں قہقہہ لگانے سے نہ صرف نماز بلکہ وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے، کیونکہ یہ بے ادبی کی انتہائی صورت ہے۔

**نماز میں اونچی آواز میں ہنسنا یا رونا ممنوع**

عن عائشة رضي الله عنها قالت : سمعت رسول اللهِ ﷺ يقول : إن الْبكاء الْمرفوع الصوت في الصلاة يذْهب الْخشوع [12]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز میں اونچی آواز سے رونا خشوع کو ختم کر دیتا ہے۔

تشریح: رونا اگر خشیتِ الٰہی سے ہو تو افضل ہے، مگر آواز بلند کرنا نماز کی سکونت کے منافی ہے۔

---

Sahih al-Bukhari, Book: Actions During Prayer, Hadith: 1200; Sahih Muslim, Hadith: 53

10. صحیح مسلم، کتاب المساجد، حدیث 537

Sahih Muslim, Book: Mosques, Hadith 537

11. سنن الدارقطني، حديث: 1234؛ البيهقي، السنن الكبرى، 248/2

Sunan al-Daraqutni, Hadith: 1234;Al-Bayhaqi, Al-Sunan al-Kubra, Vol. 2, p 248

12. المعجم الاوسط للطبراني، 112/4

Al-Mu'jam al-Awsat by al-Tabarani, Vol. 4, p 112

### نماز میں غیر متعلق کلمات ادا کرنے کی ممانعت

عن عبد الله بن الشخير رضي الله عنه قال : صليت مع رسول اللّٰہ ﷺ، فكان في صدره أزيز كأزيز الْمرْجل من الْبكاء[13]

تجزیہ: یہ فرمان ہمیں بتاتا ہے کہ نبی ﷺ کی نماز میں کلمات نہیں بلکہ دل کی کیفیت بولتی تھی۔ آپ ﷺ خشیت میں گم ہوتے مگر الفاظ نہیں بولتے۔ تو واضح ہوا کہ صلاۃ میں غیر مشروع کلمات یا بے اختیار الفاظ زبان پر لانا درست نہیں۔

ان تمام قولی ممانعتوں کا مقصود نماز کے وقار، خشوع اور یکسوئی کو محفوظ رکھنا ہے۔ زبان کی ہر غیر مشروع حرکت دل کی توجہ کو بکھیر دیتی ہے۔ نبی ﷺ نے نماز کو" قربِ الٰہی کا مقام مکالمہ " گردانا ہے، اس لیے اس میں غیر ضروری کلام، سلام، ہنسی، آہ و زاری یا شکایت سب ممنوع قرار دیے گئے۔

**روحانی اثرات:**

بندہ زبان سے خاموش مگر دل سے اللہ سے ہمکلام ہوتا ہے۔ سکوت عبادت کا جمال اور خشوع کا زینت بنتا ہے۔

ممانعتیں دراصل تربیتِ نفس کا ذریعہ ہیں تاکہ بندہ اپنی زبان اور دل دونوں کو اللہ کی رضا میں وقف کردے۔

### نماز میں غیر ضروری حرکات سے ممانعت

قلت : يا رسول الله ، إني حديث عهد بالْجاهلية ، وقد جاء الله بالْإسلام ، وانا في : عن معاية بن الْحكم السلمي رضي الله عنه قال باللحى، فقال ﷺ: ان في الصلَاة شغْلا[14] الصلاة نحرك أيدينا ونلعب

حضرت معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہے کہ میں نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم نماز میں ہاتھوں سے حرکت کرتے اور داڑھیوں سے کھیلتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز میں مصروفیت ہوتی ہے (یعنی غیر متعلق حرکتیں مناسب نہیں)۔

**تشریح واستدلال:**

نماز میں غیر ضروری حرکت خشوع کے منافی ہے۔ نبی ﷺ کا فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا فرمان بتاتا ہے کہ مصروفیت کا مطلب صرف عبادت میں انہماک ہے، لہٰذا داڑھی، کپڑے یا ہاتھوں سے کھیلنا نماز کی روح کو متاثر کرتا ہے۔

**فقہی پہلو:** فقہائے کرام فرماتے ہیں: اگر معمولی حرکت ہے تو مکروہ، اور اگر مسلسل یا بار بار غیر شرعی حرکت کی جائے تو نماز ٹوٹ جائے گی۔

**نماز میں کھڑے ہونے کے انداز میں ممانعت (پاؤں یا ہاتھوں کا غلط استعمال)**

عن أنس رضي الله عنه أن النبي ﷺ نهى أن يستند الرجل في الصلاة.[15]

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی اکرم نے نماز میں کسی چیز پر ٹیک لگانے سے منع فرمایا۔

---

13. سنن أبي داود، حديث 904

Sunan Abu Dawud, Hadith 904

14. سنن النسائي، كتاب التطبيق، حديث 1216

Sunan al-Nasa'i, Book: Application (Tatbeeq), Hadith 1216

15. المعجم الأوسط للطبراني، 354/6

Al-Mu'jam al-Awsat by al-Tabarani, Vol. 6, p 354

تجزیہ: ٹیک لگانا، دیوار سے سہارا لینا یا جسم کو سستی سے رکھنا، نماز کی عاجزی کے منافی ہے۔ عبادت میں جسم کا توازن اور استقامت بندگی کی علامت ہے۔

**روحانی پہلو:** یہ ممانعت دراصل سستی اور غفلت کے خلاف تادیب ہے۔ بندہ اگر جسمانی طور پر درست قیام اختیار نہیں کرتا تو دل کی یکسوئی بھی مجروح ہو جاتی ہے۔

### رکوع میں بازو یا ہاتھوں کے غلط استعمال کی ممانعت

عن أبي حميد الساعدي رضي الله عنه قال : رأيت النبي ﷺ اذا ركع أَمْكن يديه من ركبتيه ، ثم هصر ظهْرهُ، ولَا يَنصب راسه ولَا يقنعه .(16)

حضرت ابو حُمیدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم کا دیدار کیا کہ جب رکوع کرتے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں پر مضبوطی سے رکھتے، کمر کو سیدھا رکھتے، سر مبارک کو نہ جھکاتے، اور نہ ہی بلند کرتے۔

تشریح: یہ حدیث رکوع کے توازن اور وقار کی تعلیم دیتی ہے۔ رکوع میں ہاتھوں کو لٹکانا، بازوؤں کو پھیلانا یا کمر کو جھکانا اعتدال کے خلاف ہے۔

**ممانعت کی حکمت:**

اعتدالِ بدن، توازن اور خشوعِ قلب عبادت کی تکمیل ہے۔ غیر متوازن رکوع نماز کی روح کو متاثر کرتا ہے۔

رکوع میں بازو یا ہاتھوں کو زمین سے لگا دینے کی ممانعت

عن علي رضي الله عنه قال: نهاني رسول الله ﷺ ان اضع يدي بين ركبتي في الركوع.(17)

حضرت علی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھے روکا تھا کہ اس بات سے کہ میں اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان رکھوں۔

تجزیہ: یہ حرکت رکوع کی سنت وضع سے انحراف ہے۔ گھٹنوں کے درمیان ہاتھ رکھنے سے رکوع کی سیدھی حالت متاثر ہوتی ہے۔

**روحانی نکتہ:**

نماز میں جسمانی ضبط دراصل روحانی حکمتیں پر مبنی ضبط ہے۔ نبی ﷺ نے ہر عضو کو اس کے مقام پر رکھا تاکہ بندگی کا توازن برقرار رہے۔

سجدے میں کوہان یا کہنیوں کو زمین پر بچھانے کی ممانعت

عن أنس رضي الله عنه أن النبي ﷺ قال : اعتدلوا في السجود، ولا يبسط أَحدكم ذراعيه انبساط الْكلب(18)

حضور ﷺ نے بیان فرمایا: سجدے میں اعتدال اختیار کرو اور تم میں سے کوئی اپنی کہنیاں زمین پر کتوں کی طرح ہرگز نہ بچھائے۔

---

16. سنن أبي داود، حديث: 730؛ صحيح البخاري، مع الفتح، 281/2

Sunan Abu Dawud, Hadith: 730; Sahih al-Bukhari (with Fath al-Bari), Vol. 2, p 281

17. سنن أبي داود، حديث: 730؛ سنن الترمذي، حديث 268

Sunan Abu Dawud, Hadith: 730; Jami‘ al-Tirmidhi, Hadith 268

18. صحيح البخاري، حديث: 822؛ صحيح مسلم، حديث493

Sahih al-Bukhari, Hadith: 822; Sahih Muslim, Hadith493

تشریح: یہ ممانعت ایک واضح عملی ادب ہے۔ کہنیاں بچھانے سے سجدہ بے وقاری پن آجاتا ہے، اور جانور کی مشابہت پیدا ہوتی ہے۔

**فقہی پہلو:**

سب ائمہ کرام نے اجماع کیا ہے کہ اس عمل سے نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے، کیونکہ حضور اکرم نے "لا" کے صیغے کے ذریعے روک دیا ہے۔

**حکمت:** نماز میں ہر حرکت بندگی کے جمال کی نمائندہ ہے، جانوروں سے مشابہ افعال انسانی شرافت اور خشوع کے خلاف ہیں۔

**سجدے میں پہلو زمین سے چپکانے یا جلدی اٹھنے کی ممانعت**

عن أبي هريرة رضي الله عنه أن النبي ﷺ قال : إذا سجدت فاطمئن ساجدا، ولَا تبرك كبروك الْبعير [19]

نبی اکرم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوہریرہ جب تم سجدہ کرنے لگو تو اطمینان سے سجدہ کرو اور اونٹ کے بیٹھنے کی طرح نہ بیٹھ۔

تشریح: سجدے میں جلدی یا اونٹ کی طرح جھپٹنا نماز کی باوقاری اور خشوع کے خلاف ہے۔

**فقہی نتیجہ:** بے اطمینانی سے نماز پڑھنے والا گویا نماز کے ادب سے محروم رہتا ہے۔ ائمہ نے فرمایا کہ "الطمأنينة" نماز کا رکن ہے۔

**جلسہ میں ٹخنوں پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے یا بازو زمین پر ٹکانے کی ممانعت**

عن ابي هريرة رضي الله عنه ان النبي ﷺ نهى ان يفترش الرجل ذراعيه في الصلَاة كافتراش الْكلْب. [20]

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: آدمی نماز میں اپنی کہنیاں کتے کی طرح، نہ بچھائے۔

تشریح: یہ ممانعت سجدہ اور جلسہ دونوں حالتوں کے لیے ہے۔ نماز میں جسم کی ہر حالت عزت، توازن اور خشوع کی ترجمان ہونی چاہیے۔

**روحانی استدلال:** یہ تعلیم بندگی میں حیوانی عادات سے دوری اور روحانی وقار کی تربیت ہے۔

**نماز میں ہاتھ کمر پر رکھنا ممنوع**

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: نهي ان يضع الرجل يده على خاصرته في الصلاة. [21]

حضور اکرم نے ﷺ نماز میں آدمی کو کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا۔

تشریح: یہ فعل تکبر اور غرور کی علامت سمجھا جاتا تھا، اس وجہ سے آپ ﷺ نے اسے نماز میں ناجائز قرار دیا۔

**فقہی پہلو:** ائمہ کے نزدیک مکروہ تحریمہ ہے اس لیے کہ یہ خشوع و خضوع کے منافی ہے۔

**روحانی پہلو:** نماز میں بندگی کا اظہار جسمانی خاکساری سے ہوتا ہے۔ کمر پر ہاتھ رکھنا عاجزی کے بجائے خود پسندی کا اشارہ ہے۔

---

19. صحیح البخاری، کتاب العمل في الصلاة، حدیث: 1200؛ صحیح مسلم، حدیث 539

Sahih al-Bukhari, Book: Actions During Prayer, Hadith: 1200; Sahih Muslim, Hadith 539

20. صحیح مسلم، حدیث 493

Sahih Muslim, Hadith 493

21۔ صحیح البخاری، حدیث: 1220؛ صحیح مسلم، حدیث 545

Sahih al-Bukhari, Hadith: 1220; Sahih Muslim, Hadith 54

**نماز میں انگلیوں کو چٹخانے یا جوڑنے کی ممانعت**

عن كعب بن عجرة رضي الله عنه أن النبي ﷺ قال: إذا كان احدكم في الْمسجد فلا يشبكن بين أصابعه ، فإنه في صلاة[22]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں کوئی شخص مسجد میں چلا جائے تو اس کو چاہیئے کہ انگلیوں کو آپس میں نہ جوڑے، اس کہ سے کہ وہ شخص نماز کی حالت میں ہے۔

تجزیہ: انگلیاں چٹخانا یا جوڑنا بے ادبی اور بے نیازی کی علامت ہے۔ نماز میں سکون و سکوت کی کیفیت مطلوب ہے۔

**روحانی پہلو:** نماز میں ظاہری سکون، باطنی حضور کی علامت ہے۔ ہر غیر متعلق حرکت بندگی کی توجہ کو منتشر کرتی ہے۔

نماز میں بار بار کپڑا درست کرنا یا سر ڈھانپنا

عن أبي قتادة رضي الله عنه ان النبي ﷺ قال : اذا قام أحدكم في الصلاة فلا يمسك ثوبه ولا شعره[23]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز میں کھڑا ہو تو اپنے کپڑے یا بالوں کو نہ تھامے۔

تشریح: یہ عمل تکبر یا بے نیازی کی علامت ہے۔ نماز میں عاجزی اور فطری انداز مطلوب ہے۔

**فقہی پہلو:** یہ مکروہ عمل ہے اس وجہ سے کہ حضور ﷺ نے لا کے صیغے سے ممانعت ارشاد فرمائی۔

## موضوعی بحث

فعلی ممانعتوں کا مقصد نماز کو جسمانی وقار، روحانی توازن اور عبادتی نظم سے آراستہ کرنا ہے۔

غیر ضروری حرکات خشوع کو بگاڑتی ہیں۔

جانوروں کی مشابہت والی حرکات انسان کے مقامِ بندگی کے منافی ہیں۔

جلد بازی، سستی یا خود نمائی کے انداز روحانی وقار کے دشمن ہیں۔

## روحانی پیغام:

نبی کریم ﷺ کی بیان کردہ ممانعتیں دراصل اصلاحِ ظاہر اور تزکیۂ باطن کا جامع نصاب ہیں۔ بندہ جب حرکات کو نبوی میزان پر پرکھتا ہے تو اس کی نماز خشوع، توازن اور قربِ الٰہی کی منزل پر پہنچتی ہے۔

## سفارشات (Recommendations)

---

22. صحیح مسلم، حدیث 492

Sahih Muslim, Hadith 492

23. صحیح البخاری، کتاب العمل في الصلاة، حدیث: 1200؛ صحیح مسلم، حدیث 539

Sahih al-Bukhari, Book: Actions During Prayer, Hadith: 1200; Sahih Muslim, Hadith 539

1. **تعلیم وتربیت:** ائمہ، اساتذہ، اور خطباء کو چاہیئے کہ وہ عوام کو نماز کی ممانعتوں سے آگاہ کریں تاکہ لوگ لاشعوری غلطیوں سے بچ سکیں۔
2. **نصاب میں شمولیت** : مدارس اور اسکولوں کے نصاب میں "آدابِ نماز" اور "ممنوعاتِ نماز" کے ابواب شامل کیے جائیں تاکہ نئی نسل کو درست فہم حاصل ہو۔
3. **تحقیقی کام کی ترویج** : جامعات اور دینی ادارے نماز کے متعلق احادیث پر موضوعی تحقیق کو فروغ دیں تاکہ عملی و فقہی رہنمائی مضبوط بنیادوں پر ہو۔
4. **عملی اصلاح** : مساجد میں تربیتی نشستیں رکھی جائیں جن میں عملی طور پر نماز کی درست ادائیگی اور ممانعتوں کی وضاحت کی جائے۔
5. **تحقیق کا تسلسل** : آئندہ محققین کو چاہیئے کہ وہ ان ممانعتوں کے اسباب، حکمت اور ان کے اثرات پر الگ تحقیقی کام کریں تاکہ امت کے لیے مکمل فہم پیدا ہو۔

## خلاصہ:(Summary)

اس تحقیقی مطالعے میں نماز کے دوران قولی (زبانی) اور فعلی (عملی) ممانعتوں کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔ نبی کریم نے نماز کو بندہ مومن اور رب العالمین کے مابین ایک انمول تعلق کا تحفہ قرار دیا اور اس کے متعلق آداب و شرائط کو ملحوظ خاطر رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

قولی ممانعتوں میں نماز کے دوران غیر ضروری گفتگو، قہقہے، اور تلاوتِ قرآن میں امام کے پیچھے آواز بلند کرنے جیسے امور شامل ہیں۔

فعلی ممانعتوں میں اونٹ کی طرح بیٹھنا، کوّے کی طرح سجدہ کرنا، یا کتے کی طرح باز و بچھانا وغیرہ ممنوع قرار دیے گئے ہیں۔

تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ ان ممانعتوں کا منشا نماز کے وقار، خشوع و خضوع اور بندگی کے حقیقی مفہوم کو برقرار رکھنا ہے۔ محدثین نے ان حدیثوں کی صحت، اسانید، اور فقہی پہلوؤں پر تفصیلی بحث و تمحیص کی ہے، جس سے یہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ نماز میں وہ تمام حرکات یا اقوال ناجائز ہیں جو خشوع کو زائل کریں یا عبادت کے مقصد کے منافی ہوں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)